مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے لوگوں کو سلام کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar10316

تاریخ:04-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض مساجد میں یہ دیکھا گیا ہے کہ نماز کے لیے باہر سے آنے والے لوگ پہلے سے مسجد میں جمع نمازیوں کو جو جماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں، ان کو بلند آواز سے سلام کرتے ہیں، اس وقت بعض لوگ قرآن پاک پڑھ رہے ہوتے ہیں، بعض دیگر ذکر و اذکار میں مشغول ہوتے ہیں۔ شرعی رہنمائی درکار ہے کہ اس موقع پر سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟ نیز اگر کسی نے سلام کر دیا تو کیا وہاں موجود لوگوں پر جواب دینا واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو لوگ مسجد میں انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں، قرآن یا دیگر ذکر و اذکار وغیرہ میں مشغول ہوں، انہیں سلام نہیں کرنا چاہیے کہ یہ سلام کا وقت نہیں، نیز کسی نے ان افراد کو سلام کیا تو ان پر جواب دینا لازم نہیں، ان کو اختیار ہے جواب دیں یا نہ دیں۔

انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرنے کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے: ”السلام تحية الزائرين، والذين جلسوا في المسجد للقراءة والتسبيح أو لانتظار الصلاة ما جلسوا فيه لدخول الزائرين عليهم فليس هذا أوان السلام فلا يسلم عليهم، ولهذا قالوا: لو سلم عليهم الداخل وسعهم أن لا يجيبوه، كذا في القنية“ ترجمہ: سلام زائرین کی تحیت ہے اور وہ لوگ جو مسجد میں تلاوتِ قرآن، تسبیح و اذکار میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں، وہ اس لیے مسجد میں نہیں بیٹھے کہ زائرین ان سے ملاقات کریں، تو یہ سلام کا وقت نہیں ہے، لہذا ان کو سلام نہ کیا جائے، اسی سبب فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام فرماتے ہیں: اگر کوئی آنے والا شخص ان (ذکر و اذکار میں مشغول یا نماز کا انتظار کرنے والوں) کو سلام کرے

توان کو اختیار ہے کہ وہ اس کو جواب نہ دیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع في السلام، جلد 5، صفحہ 325، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "جو اذان یا تلاوت یا کسی ذکر میں مشغول ہو، اسے سلام نہ کرے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 378، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "سلام اس لیے ہے کہ ملاقات کرنے کو جو شخص آئے وہ سلام کرے کہ زائر اور ملاقات کرنے والے کی یہ تحیت ہے۔ لہٰذا جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرینِ مسجد تلاوت قرآن و تسبیح و درود میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں تو سلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ اسی واسطے فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ ان کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔۔۔۔ کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے، تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سُن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے، سلام نہ کرے۔"

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 462، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو واصف محمد آصف عطاری

19 جمادی الاولی 1442ھ/04 جنوری 2021ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے